

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

<?xml encoding="UTF-8">



حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کے بارے میں وارد ہونے والی روایات مختلف احادیث کی کتابوں میں نقل ہوئیں ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ان فضائل و جزا کا فلسفہ کیا ہے؟

کیا یہ تمام اجر و ثواب بغیر کسی ہدف کے فقط ایک بار ظاہری طور پر زیارت کرنے والے کو میسر ہو جائے گا؟ در حقیقت زیارت کا فلسفہ یہ ہے کہ ہم ان کی تعلیمات سے آخرت کے لئے زاد راہ فراہم کریں اور خدا کی راہ میں اسی طرح قدم اٹھائیں جس طرح کہ ان بزرگوں نے اٹھائے۔ زیارت معصومین (ع) کے سلسلے میں وارد ہونے والی اکثر احادیث میں شرط یہ ہے کہ ان کے حق کی معرفت کے ساتھ ہو تو تب ہی اس کا اخروی ثمرہ ملنے کی توقع کی جاسکے گی۔

یہ بزرگ ہستیاں، عالم بشریت کے لئے نمونہ اور مثال ہیں، ہمیں ان کا حق پہچان کر ان کی زیارت کے لئے سفر کی سختیاں برداشت کرنی ہیں اور ساتھ ہی خدا کی راہ میں ان کی قربانیوں اور قرآن و اسلام کی حفاظت کی غرض سے ان کی محنت و مشقت سے سبق حاصل کرنا ہے اور اپنی دینی اور دنیاوی حاجات کے لئے ان سے التجا کرنی ہے کہ ہماری شفاعت فرمائیں اور اس کے لئے ان کے حق کی معرفت کی ضرورت ہے۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا ماثور زیارتنامہ

ہر بارگاہ میں ملاقات (زیارت) کا ایک خاص دستور ہوتا ہے۔ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی بارگاہ میں بھی مشرف ہونے کے خاص آداب ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ کی زیارت کے لئے معتبر روایتوں سے زیارت نامہ منقول ہے تا کہ مشتاقان زیارت ان نورانی جملوں کی تلاوت فرما کر رشد و کمال کی راہ میں حضرت سے الہام حاصل کرسکیں اور رحمت حق کی بی ساحل سمندر سی اپنی توانائی اور اپنے ظرف کے مطابق کچھ قطرے ہی اٹھا سکیں۔ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپ کے لئے ائمہ معصومین سے ماثور زیارت نامہ وارد ہوا ہے۔ سیدۃ العالمین حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی بعد آپ سلام اللہ علیہا پہلی بی بی ہیں جن کے لئے ائمہ اطہار علیہم السلام کی طرف سے زیارت نامہ وارد ہوا ہے۔ تاریخ اسلام میں رسول اللہ (ص) کی والدہ حضرت آمنہ بنت وہب، حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد، حضرت سیدہ

سلام اللہ علیہا کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ بنت خویلد، حضرت ابوالفضل علیہ السلام کی والدہ فاطمہ بنت ام البنین، شریکۃ الحسین ثانی زہراء حضرت زینب، حضرت امام علی النقی علیہ السلام کی ہمشیرہ حضرت حکیمہ خاتون اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی والدہ ماجدہ حضرت نرجس خاتون (سلام اللہ علیہن اجمعین) جیسی عظیم عالی مرتبت خواتین ہو گذری ہیں جن کی مقام و منزلت میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں ہے، مگر ان کے بارے میں معصومین سے کوئی مستند زیارتنامہ وارد نہیں ہوا ہے۔ مگر حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے لئے زیارتنامہ وارد ہوا ہے اور یہ حضرت معصومہ (س) کی عظمت کی نشانی ہے؛ تا کہ شیعیان و پیروکاران اہل بیت عصمت و طہارت بالخصوص خواتین اس عظمت کا پاس رکھیں اور روئے زمین پر عفت و حیاء اور تقویٰ و پارسائی کے عملی نمونے پیش کرتی رہیں، کہ صرف اسی صورت میں ہے آپ سلام اللہ علیہا کی روح مطہر ہم سے خوشنود ہوگی اور ہماری شفاعت فرمائیں گی۔

حضرت کا معتبر زیارت نامہ

سند زیارت حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی ایک معتبر زیارت ہے جسے علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں نقل فرمایا ہے۔ ہم پہلے اس کی سند پیش کرتے ہیں:

علی ابن ابراہیم اپنے پدر سے وہ سعد سے وہ امام علی بن موسی الرضا علیہما السلام سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے سعد تمہارے نزدیک ہماری ایک قبر ہے! میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان ہوجاؤں کیا آپ فاطمہ بنت موسی بن جعفر علیہم السلام کی قبر کو بیان فرما رہے ہیں؟

فرمایا: ”ہاں“ جو بھی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کرے گا وہ مستحق بہشت ہے۔ جب بھی (تم حرم مشرف ہوتے ہو قبر کو دیکھ کر قبر شریف کے سرہانے

(یعنی ضریح کے شمال میں) رو بقبلہ کھڑے ہوجاؤ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھو (بالکل تسبیحات حضرت زہراء سلام اللہ علیہا کی مانند) اور پھر کہو۔

متن زیارت

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَدَمَ صَفْوَةِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی نُوْحٍ نَّبِیِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اِبْرٰهیمَ خَلِیْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی مُوسٰی کَلِیْمِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰی عِیْسٰی رُوْحِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا صَفِیِّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی بْنِ اَبِی طَالِبٍ، وَصِیِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا فَاطِمَةَ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یا سِبْطِی نَبِیِّ الرَّحْمَةِ، وَ سَیِّدِی شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ، سَیِّدَ الْعَابِدِیْنَ وَ قُرَّةَ عَیْنِ النَّاطِرِیْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ، بِاَقْرِ الْعِلْمِ بَعْدَ النَّبِیِّ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ الْبَارِ الْاَمِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا مُوسٰی بْنَ جَعْفَرِ الطَّهَرِ الطُّهَرِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا عَلِیُّ بْنُ مُوسٰی الرِّضَا الْمُرْتَضٰی، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ التَّقِیِّ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّقِی النَّاصِحِ الْاَمِیْنِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا حَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ، اَلسَّلَامُ عَلٰی الْوَصِیِّ مِنْ بَعْدِهِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُورِكَ وَ سِرَاجِكَ، وَ وَلٰی وَلِیِّكَ، وَ وَصِیِّ وَصِیِّكَ، وَ حُجَّتِكَ عَلٰی خَلْقِكَ . اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یا بِنْتُ

فَاطِمَةُ وَ خَدِيجَةُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ وَلِيِّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أُخْتَ وَلِيِّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَمَّةَ وَلِيِّ اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بِنْتَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ. السَّلَامُ عَلَيْكَ، عَرَفَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَ حَشَرْنَا فِي زُمْرَتِكُمْ، وَ أَوْزَدْنَا حَوْصَ نَبِيِّكُمْ، وَ سَقَانَا بِكَأْسِ جَدِّكُمْ مِنْ يَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ، أَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُرِينَا فِيكُمْ السُّرُورَ وَ الْفَرَجَ، وَ أَنْ يَجْمَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ فِي زُمْرَةِ جَدِّكُمْ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، وَ أَنْ لَا يَسْلُبَنَا مَعَرَ فِتْكُمْ، إِنَّهُ وَلِيُّ قَدِيرٍ. أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ بِحُبِّكُمْ وَ الْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِكُمْ، وَ التَّسْلِيمِ إِلَى اللَّهِ، رَاضِيًا بِهِ غَيْرَ مُنْكَرٍ وَ لَا مُسْتَكْبِرٍ وَ عَلَى يَقِينٍ مَا أَتَى بِهِ مُحَمَّدٌ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ - وَ بِهِ رَاضٍ، نَطْلُبُ بِذَلِكَ وَجْهَكَ يَا سَيِّدِي، اَللَّهُمَّ وَ رِضَاكَ وَ الدَّارَ الْآخِرَةَ . يَا فَاطِمَةُ اِشْفَعِي لِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِنَّ لَكَ عِنْدَ اللَّهِ شَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ. اَللَّهُمَّ اِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُخْتِمَ لِي بِالسَّعَادَةِ، فَلَا تَسْلُبْ مِنِّي مَا أَنَا فِيهِ، وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ. اَللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لَنَا، وَ تَقَبَّلْ بِكَرَمِكَ وَ عِزَّتِكَ، وَ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ، وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ أَجْمَعِينَ، وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ. [24]

ترجمہ :

سلام ہو آدم پر جو برگزیدہ ہی خدا کا ۔ سلام ہو نوح پر جو نبی اللہ ہیں۔ سلام ہو ابراہیم جو خدا کی خلیل ہیں ۔ سلام ہو موسیٰ پر جو کلیم اللہ ہیں۔ سلام ہو عیسیٰ پر جو روح اللہ ہیں۔ اے رسول خدا آپ پر سلام ہو، اے بہترین مخلوق خدا آپ پر سلام ہو ۔ اے صفی خدا آپ پر سلام ہو ۔ اے خاتم انبیاء محمد بن عبداللہ آپ پر سلام ہو ۔ اے امیر المؤمنین علی ابن ابیطالب وصی رسول خدا آپ پر سلام ہو ۔ اے فاطمہ ای سیدہ خواتین عالمین، آپ پر سلام ہو ۔ اے علی بن حسین ای عبادت گزاروں کے سید و سردار اور ای دیکھنے والوں کی آنکھ کی تھندک، آپ پر سلام ہو۔ اے محمد بن علی ای بعد از نبی علم نبی (ص) کی رازوں کی تالی کھولنی والی آپ پر سلام ہو۔ اے جعفر بن محمد صادق نیک کردار، امین آپ پر سلام ہو۔ اے موسیٰ بن جعفر پاک و پاکیزہ آپ پر سلام ہو۔ اے علی بن موسیٰ رضا، مرتضیٰ آپ پر سلام ہو۔ اے محمد بن علی پرہیزگار آپ پر سلام ہو۔ اے علی بن محمد نقی خیر خواہ، امین آپ پر سلام ہو۔ اے حسن بن علی آپ پر سلام ہو۔ اے ان کے بعد جو وصی ہیں ان پر سلام ہو۔ خدایا تو اپنے نور اور تابناک چراغ، اپنے ولی کے نمائندے، اپنے جانشین اور بندوں پر اپنی حجت کے اوپر سلام نازل فرما ۔ اے بنت رسول خدا آپ پر سلام ہو۔ اے دختر فاطمہ و خدیجہ آپ پر سلام ہو۔ اے دختر امیر المومنین آپ پر سلام ہو ۔ اے دختر حسین و حسین آپ پر سلام ہو ۔ اے دختر ولی خدا آپ پر سلام ہو ۔ اے ولی خدا کی خواہر آپ پر سلام ہو ۔ اے ولی خدا کی پھوپھی آپ پر سلام ہو ۔ اے دختر موسیٰ بن جعفر آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکت ہو۔ سلام ہو آپ پر۔ خدا جنت میں ہمارے اور آپ کے درمیان شناخت قائم فرمائے اور ہم کو آپ لوگوں کے گروہ میں محشور فرمائے۔ آپ کے نبی کے حوض پر وارد فرمائے نیز ہمیں آپ لوگوں پر خدا کا درود ہو۔ میں خدا سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہمیں آپ کے بارے میں خوشحال کرے اور فرج دکھائے۔ نیز ہمیں اور آپ کو آپ کے جد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گروہ میں شمار فرمائے اور ہم سے آپ کی معرفت کو سلب نہ کرے۔ کیونکہ وہی سرپرست اور قدرت والا ہے۔ میں آپ کی محبت اور آپ کے دشمنوں سے برائت کے وسیلے سے خدا کی بارگاہ میں تقرب چاہتا ہوں اور اس کی بارگاہ میں سر نیاز خم کرتا ہوں۔

نیز اس سے راضی ہوں۔ نہ ہی منکر ہوں نہ ہی مستکبر۔ یہ تمام باتیں جو چیزیں محمد لائے ہیں اس پر یقین کے ساتھ کہہ رہا ہوں نیز اس سے راضی ہوں۔ اے مرے آقا اسی وسیلے سے تری توجہ کا طلبگار ہوں۔ خدایا تری

خوشنودی اور خانہٴ آخرت چاہتا ہوں۔

اے فاطمہ جنت میں میری شفاعت فرمائیے کیونکہ آپ خدا کے نزدیک ایک خاص شان و مقام کی حامل ہیں۔

خدایا میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمارا خاتمہ سعادت پر ہو۔ پس اس ایمان کو ہم سے نہ چھین جو ہم میں موجود ہے۔ تمام حرکت و جنبش خدا ہی کے وسیلے سے ہے جو بزرگ و برتر ہے۔ خدایا ہماری حاجت کو مستجاب فرما۔ اور اپنے کرم و عزت و رحمت و عافیت سے اسے قبول فرما نیز محمد اور ان کی آل پر درود و سلام نازل فرما۔ اے سب سے زیادہ مہربان۔

امام رضا (ع) اور لقب «معصومہ»

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا جنتی خاتون، عبادت اور خدا کی ساتھ راز و نیاز میں ڈوبی ہوئی، بدیوں سے پاک اور عالم خلقت کا شبہ نہیں۔ شاید اس بی بی کو لقب «معصومہ» اسی لئے ملا ہے کہ ماں زہراء سلام اللہ علیہا کی عصمت آپ (س) کے وجود میں جلوہ گر ہو گئی تھی۔

بعض روایات کی مطابق یہ لقب حضرت رضا علیہ السلام نے اپنی ہمشیرہ مطہرہ کو عطا فرمایا تھا۔ جیسا کہ بلند اندیش اور سفید سیرت شیعہ فقیہ علامہ محمد باقر مجلسی (رہ) روایت کرتے ہیں کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

«مَنْ زَارَ الْمَعْصُومَةَ بِقَمِّ كَمَنْ زَارَنِي»

جو شخص قم میں حضرت معصومہ (س) کی زیارت کرے، گویا کہ اس نے میری زیارت کی ہے» [25]۔
کریمۃ اہل بیت علیہم السلام یہ لقب امام معصوم کی جانب سے سیدہ معصومہ سلام اللہ علیہا کو عطا ہوا ہے جو آپ (س) کی مرتبت کی بلندی پر دلالت کرتا ہے۔

انسان عبادت و بندگی خداوند عالم کے نتیجے میں مظہر ارادہ حق اور واسطہ فیض الہی قرار پا سکتا ہے، یہ ذات اقدس الہی کی عبودیت کا ثمرہ ہے چنانچہ خداوند عالم حدیث قدسی میں فرماتا ہے :

«انا اقول للشيء كن فيكون اطعني فيما امرتك اجعلك تقول للشيء كن فيكون» [26]

= اے فرزند آدم میں کسی چیز کے لئے کہتا ہوں کہ ہوجا! پس وہ وجود میں آجاتی ہے، تو بھی میرے بتائے ہوئے راستوں پر چل؛ میں تجھ کو ایسا بنادوں گا کہ کہے گا ہوجا ! وہ شےء موجود ہو جائے گی»۔
امام صادق علیہ السلام نے بھی فرمایا :

«العبودية جوهريّة كنهها الربوبية» [27]

= یعنی خدا کی بندگی ایک گوہر ہے جس کی نہایت اور اس کا باطن موجودات پر فرمانروائی ہے»۔
اولیاء خدا جنہوں نے بندگی و اطاعت کی راہ میں دوسروں سے سبقت حاصل فرمائی اور اس راہ کو خلوص کے ساتھ طے کیا وہ اپنی اس با برکت عارضی زندگی میں بھی اور زندگی کے بعد بھی کرامات و عنایات کا منشأ ہیں۔ اور یہ سب ان کی پاکیزہ زندگی کا نتیجہ ہے۔

آستان قدس فاطمی قدیم الایام سے ہی ہزاروں کرامات و عنایات ربانی کا مرکز و معدن رہا ہے، کتنے نا امید قلوب خدا کی فضل و کرم سی پر امید ہوئی، کتنے تہی داماں، رحمت ربوبی سے اپنی جھولی بھر چکے؛ اور کتنے ٹھکرائے ہوئے اس در پر آکر کریمہ اہلبیت سلام اللہ علیہا کے فیض و کرم سے فیضیاب ہوئے اور خوشحال و شادماں ہوکر لوٹے ہیں اور اولیاء حق کی ولایت کے سائے میں ایمان محکم کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی بنیاد رکھی ہے۔ یہ تمام چیزیں اسی کنیز خدا کی روح کی عظمت اور خداوند متعال کی فیض و کرم کے منبع سے کراں کی نشاندہی کرتی ہیں اور ثابت کرتی ہیں کہ

سیدہ معصومہ (س) کریمہ اہل بیت (ع) ہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ کریمہ اہل بیت علیہم السلام کا لقب کس طرح ظاہر ہوا؟

یہ لقب در حقیقت ایک معاصر بزرگ مرجع تقلید کے والد بزرگوار کی رؤیائے صادقہ کے ذریعے ظاہر ہوا ہے۔ خواب کچھ یوں ہے:

آیت اللہ العظمی سید شہاب الدین مرعشی نجفی (رہ) کے والد ماجد مرحوم آیت اللہ سیّد محمود مرعشی نجفی (رہ)، حضرت سیدہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا کی قبر شریف کا مقام معلوم کرنے کی سعی وافر کر رہے تھے اور اس سلسلے میں انہوں نے ایک مجرب ختم کا تعین کیا تا کہ اس طرح معلوم ہو جائے کہ ام ابیہا سلام اللہ علیہا کی گمشدہ قبر کہاں ہے؟ چالیس راتیں انہوں نے اپنا ذکر جاری رکھا۔ چالیسویں شب انہوں نے ختم مکمل کر لی اور دعا و توسل بسیار کے بعد آرام کرنے لگے تو آنکھ لگتے ہی عالم خواب میں حضرت امام محمد باقر (ع) یا حضرت امام جعفر صادق (ع) کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔

امام علیہ السلام نے انہیں فرمایا:

«عَلَيْكَ بِكَرِيمَةِ أَهْلِ الْبَيْتِ.»

یعنی کریمہ اہل بیت کی زیارت کی پابندی کرو

انہوں نے سوچا کہ گویا امام علیہ السلام حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی زیارت کی سفارش کر رہی ہیں۔

چنانچہ عرض کیا: «میں آپ پر قربان جاؤں میں نے ختم کا چلہ اسی لئے کاٹا ہے کہ میں حضرت فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی قبر کے صحیح مقام کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: میری مراد حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی قبر شریف ہے»۔ پھر حضرت (ع) نے

مزید فرمایا: «بعض مصلحتوں کی بنا پر خداوند متعال نے ارادہ فرمایا ہے کہ حضرت زہرا (س) کی قبر شریف

مخفی ہی رہے۔ اگر مشیت الہی یہ ہوتی کہ سیدہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا کی قبر ظاہر ہو، تو خدا کی طرف

سے اس کے لئے جو جلال و جبروت مقدر ہوتی وہی جلال و جبروت خدا نے حضرت معصومہ کے لئے مقدر کر رکھی

ہے»۔ آیت اللہ مرعشی نجفی جاگ اٹھے تو فوراً قم میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی زیارت کی غرض

سے قم روانہ ہوئے اور اپنے اہل و عیال کے ہمراہ نجف سے قم تشریف لائے۔ [28]

اسی بنا پر شیعہ فقہاء، دانشور اور علماء کی زبان میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا «کریمہ اہل بیت» کے

لقب سے مشہور ہیں۔

دیگر القاب :

سیدہ معصومہ (س) کے دو زیارتناموں میں جو اسماء و القاب بیان ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

- 1- طاہرہ (پاک و پاکیزہ)
- 2- حمیدہ (جس کی ستائش اور تعریف ہوئی ہے)
- 3- پرّہ (نیکوکار)؛
- 4- رشیدہ (ہدایت یافتہ و عاقلہ)
- 5- تَقَّیہ (پرہیزگار)
- 6- رَضَّیہ (خدا سے راضی)
- 7- مرضیّہ ((ان سے خدا راضی و خوشنود ہے)
- 8- سیدہ صدیقہ (بہت زیادہ سچی خاتون)
- 9- سیدہ رضیّہ مرضیّہ (وہ خاتون جو خدا سے راضی ہیں اور خدا بھی ان سے راضی و خوشنود ہے)

شفاعت حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا

بی شک شفاعت کا والاترین اور بالاترین مقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا مقام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا مقام قرآن مجید میں محمود قرار دیا گیا۔ [29] اسی طرح خاندان احمد مختار صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں دو خواتین کے لئے وسیع شفاعت مقرر ہے، جو بہت ہی وسیع اور عالمگیر ہے اور پورے اہل محشر بھی ان دو عالی مرتبت خواتین کی شفاعت کے دائرے میں داخل ہوسکتے ہیں بشرطیکہ وہ شفاعت کے لائق ہوں۔

یہ دو عالیقدر خواتین صدیقہ طاہرہ، حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور شفیعہ روز جزا، حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ حضرت ام الحسنین علیہا السلام کے مقام شفاعت جاننے کے لئے یہی جاننا کافی ہے کہ شفاعت آپ (س) کا حق مہر ہے اور جب بحکم آلہی آپ (ع) کا نکاح قطب عالم امکان حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے ہو رہا تھا، قاصد وحی نے خدا کا بھیجا ہوا شادی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حوالی کیا۔ وہ تحفہ ایک ریشمی کپرا تھا جس پر تحریر تھا: «امت محمد (ص) کے گنہگاروں کی شفاعت خداوند عالم نے فاطمہ زہراء (س) کا حق مہر قرار دیا»، یہ حدیث اہل سنت کے منابع میں بھی نقل ہوئی ہے۔ سیدہ زہراء سلام اللہ علیہا کی بعد کسی بھی خاتون کو شفیعہ روز محشر حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا مقام شفاعت حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: «جان لو کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے تین دروازے قم کی جانب کھلتے ہیں، میرے فرزندوں میں سے ایک خاتون - جن کا نام فاطمہ ہے - قم میں رحلت فرمائیں گی جن کی شفاعت سے ہمارے تمام شیعہ بہشت میں وارد ہونگے»۔

حضرت امام رضا (ع) سے حضرت معصومہ (س) کی محبت

عرصہ 25 برس تک حضرت رضا علیہ السلام حضرت نجمہ خاتون سلام اللہ علیہا کی اکلوتی فرزند تھی۔ اور 25 سال بعد نجمہ خاتون (س) کے دامن مبارک سے ایک ستارہ طلوع ہوا جس کا نام فاطمہ رکھا گیا۔ امام علیہ

السلام نے اپنے والاترین احساساتِ نورانی اپنی کمسن ہمشیرہ کے دل کی اتہاہ مین ودیعت رکھ لین۔ یہ دو بھائی بہن حیرت انگیز حد تک ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور ایک دوسرے کا فراق ان کے لئے ناقابل برداشت تھا۔ زبان ان دو کے درمیان محبت کی گہرائیاں بیان کرنے سے قاصر ہے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ایک معجزے کے دوران – جس میں سیدہ معصومہ (س) کا بھی کردار ہے – جب نصرانی اس کم سن امامزادی سے پوچھتا ہے: «آپ کون ہیں» ؟

تو آپ (س) جواب دیتی ہیں: «میں معصومہ ہوں امام رضا (ع) کی ہمشیرہ»۔ سیدہ (س) کے اس بیان سے دو چیزوں کا اظہار ہوتا ہے: ایک یہ کہ آپ (ع) اپنے بھائی سے حد درجہ محبت کرتی تھیں۔ دوسری یہ کہ آپ (س) امام رضا (ع) کو اپنی شناخت کی علامت سمجھتی تھیں اور امام (ع) کی بہن ہونے کو اپنے لئے اعزاز اور باعث فخر سمجھتی تھیں۔

خواتین کی سرور فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا

انفرادی اور ذاتی شخصیت و روحانی کمالات کے لحاظ سے امام موسیٰ بن جعفر (ع) کی اولاد میں علی بن موسیٰ الرضا (ع) کے بعد دوسرے درجے پر فائز تھیں۔ بالفاظ دیگر اپنے بھائی بہنوں میں آپ (س) کا درجہ امام رضا (ع) کے بعد دوسرا تھا۔ رجالی منابع کے حوالے سے امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی 18 بیٹیاں تھیں اور حضرت معصومہ سب کی سرور تھیں یہی نہیں بلکہ بھائیوں میں بھی امام رضا کے بعد کوئی ان کا ہم پلہ نہ تھا۔

محدث بزرگوار شیخ عباس قمی (رہ) امام کاظم (ع) کی بیٹیوں کے بارے میں لکھتے ہیں لکھتے ہیں:

جو روایات ہم تک پہنچی ہیں ان سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان سب سے افضل و برتر سیدہ جلیلہ حضرت فاطمہ بنت امام موسیٰ بن جعفر (ع) ہیں جو معصومہ کے لقب سے مشہور ہوئی ہیں۔

بے مثال فضیلت

شیخ محمد تقی تُستری، قاموس الرجال میں حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا ایک مثالی خاتون (اور خواتین کے لئے اسوہ کاملہ) کے عنوان سے تعارف کراتے ہیں جو امام رضا (ع) کے بعد اپنے بھائیوں اور بہنوں کے درمیان بے مثال تھیں۔ وہ اس سلسلے میں لکھتے ہیں: «امام موسیٰ ابن جعفر علیہ السلام کی اولاد کی کثرت کے باوجود امام رضا علیہ السلام کو چھوڑ کر کوئی بھی حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے ہم پلہ نہیں ہے»۔ بے شک فاطمہ دختر موسیٰ بن جعفر (ع) کے بارے میں اس طرح کے اظہارات ان روایات و احادیث پر استوار ہیں جو ائمہ معصومین علیہم السلام سے آپ (ع) کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔ یہ روایات سیدہ معصومہ (س) کے لئے ایسے مراتب و مدارج بیان کرتے ہیں جو آپ (س) کے دیگر بھائیوں اور بہنوں کے لئے بیان نہیں ہوئے ہیں۔ اور اس طرح فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کا نام دنیا کی برتر خواتین کے زمرے میں قرار پایا ہے۔

بے شک اہل بیت رسول (ص) نے نہایت روشن چہرے عالم بشریت کے حوالے کئے ہیں جن کے نام درخشان ستاروں کی مانند فضیلتوں کے آسمان پر چمک رہے ہیں۔ ولایت کے ساتویں منظومے کی بزرگ خواتین کے درمیان فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر (ع) درخشان ترین ستارہ ہیں؛ ایسی خاتون جن کی حریم سے علم و معرفت کے پیاسے ایمان کا آب حیات نوش کرتے ہیں اور یہ سلسلہ صدیوں سے جاری ہے۔ عرفاء آپ کی زندگی کا تجزیہ کرکے، آپ کے ان لمحوں کا سراغ لگاتے ہیں جب آپ (س) آسمانی وجود میں تبدیل ہوئی تھیں اور اس طرح وہ اپنے لئے عروج عارفانہ کی راہیں ڈھونڈتے ہیں اور کائنات کی وسعتوں میں شمیم وصال پہیلادیتے ہیں۔

پیغام کے دو نکتے

1 – اتنا بڑا مقام کیوں؟ پوچھتے ہیں اتنا اونچا مقام کیوں؟ جبکہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی کئی بہنیں تھیں یہ سیدہ ان سے برتر و افضل کیوں تھیں؟

جواب: یہ سوال حضرت زہرا سلام علیہا کے بارے میں بھی پوچھا جاتا ہے؛ اور جواب یہ ہے کہ: یہ دو خواتین ذاتی اور خاندانی شرافت کے ساتھ ساتھ، ایمان اور عمل کے میدان میں بھی ممتاز تھیں اور اس سلسلے میں انہوں نے اپنے انتخاب سے اعلیٰ انسانی اقدار کے اعلیٰ مدارج و مراتب طے کئے تھے اور اپنے عرفان و عمل کی بنا پر اس مقام و منزلت تک عروج کرچکی تھیں۔

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا عمل، عرفان، ایمان، سیاست، اور مقام امامت کی حمایت کے سلسلے میں ممتاز تھیں اور آخرکار اسی راستے میں مرتبت شہادت حاصل کرگئیں۔

سیدہ معصومہ نے قم میں اپنی سترہ دن عبادت اور خداوند قدوس کے ساتھ راز و نیاز میں گزار دئے؛ یہاں تک کہ آپ کی قیامگاہ کو «بیت النور»، کا نام دیا گیا ہے اور یہ عبادتگاہ اس وقت قم کے میدان میر کے محلے اور مدرسہ سنیہ میں واقع ہے اور آج بھی یہ مقام آپ (س) کی نورانیت اور اپنے خالق یکتا کے ساتھ آپ (س) کی قربت کے خلوص کی گواہی دے رہا ہے۔

«حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی اٹھائیس سالہ پر برکت زندگی کی ثمر بخشی کے اثبات کے لئے یہی جاننا کافی ہے کہ قم میں آپ (س) کے سترہ روزہ قیام نے قم کے حوزہ علمیہ کو بقائے جاودانہ بخشی اور قم نے آپ ہی کی برکت سے دسیوں ہزار محقق، عالم، دانشور، مراجع اور مجتہدین عالم تشیع کی حوالے کردیئے۔ اکابر علماء جیسے امام رضا (ع) کے صحابی زکریا بن آدم اور امام حسن عسکری علیہ السلام کے وکیل حسن بن اسحاق سے لے کر علمائے مفکر اور مراجع تقلید – جیسے میرزائے قمی، آیت اللہ شیخ ابوالقاسم قمی، آیت اللہ حائری، آیت اللہ صدر، آیت اللہ سید محمد تقی خوانساری، آیت اللہ حجّت، آیت اللہ بروجردی، آیت اللہ سید احمد خوانساری، آیت اللہ گلپایگانی، آیت اللہ مرعشی نجفی، آیت اللہ اراکی، علامہ طباطبائی، استاد شہید مرتضیٰ مطہری و حضرت امام خمینی (اعلیٰ اللہ مقامہم الشریف) – تک سب کے سب عالم عالمہ آل عبا حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کے وجود کی برکت سے اس سرزمین پر نشو و نما پاچکے ہیں اور بی بی بی کے وجود نے حوزہ علمیہ کو مرکزیت و

محوریت عطا فرمائی ہے اور قم نے آپ ہی کی برکت سے مدینہ فاضلہ کی حیثیت اختیار کی ہوئی ہے ... اسلامی انقلاب در حقیقت اسی سرزمین کا فرزند مطہر ہے وہی جو فیضیہ کی آغوش میں پلا اور بڑھا وہی فیضیہ جس کو مجاورت معصومہ نے فیض بخشا۔ بت شکن دوران امام خمینی نے اسی مدرسے میں بیٹھ کر عالمی استکبار و استعمار کو للکارا اور یہیں سے اسلامی انقلاب کی شمع جلائی جس نے آج دنیا کے گوشے گوشے میں روشنی کے چراغ جلائے ہیں اور قوموں کو آج ان دشمنوں کے چہرے نظر آنے لگے ہیں جو ہمیشہ اقوام کو اندھیرے میں بلا کر ان کا استحصال کرتے ہیں۔ آج انقلاب اسلامی کے چراغ ان کی رسوائی کا سبب بنے ہوئے ہیں اور اسی بنا پر استکبار عالمی کو یہ چراغ ایک آنکھ بھی نہیں بھاتے اور وہ اس کا منبع خشک کرنے کے درپے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ امام خمینی کی رحلت کے بعد یہ انسانیت ک آفاق پر روشن ہونے والا اسلامی انقلاب کا یہ چراغ بجھ جائے گا مگر پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ([30]) چنانچہ سفینہ انقلاب کو نئے امیر کے حوالے کیا گیا اور استکبار کی نیندیں حرام ہو گئیں کیونکہ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای مدظلہ العالی سفینہ انقلاب کو دنیا کی وسعتوں میں آگے کی طرف ہدایت کر رہے ہیں اور استکباری منصوبے اب اس کا راستہ روکنے سے عاجز آگئے ہیں۔ آیۃ اللہ العظمی خامنہ ای، بھی اسی حوزہ قم کے شاگرد ہیں جو اس انقلاب مبارک کی حفاظت فرما رہے ہیں اور ہزاروں رکاوٹوں، سازشوں، عداوتوں، دوستوں کی حماقتوں اور دشمنوں کی شرارتوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے اس کاروان کی ہدایت فرما رہے ہیں۔

خداوند عالم، انبیاء عظام، ائمہ طاہرین، اولیاء الہی، حقیقی مجاہدین اور سُگان ارض و سماء کا سلام و درود ہو اس سیدہ کریمہ اہل بیت (ع) پر اس بزرگ خاتون پر، جس کا چشمہ فیض دائماً جاری ہے اور جس کا سرچشمہ نور ہر وقت دنیا کی تاریکیوں میں امید ہدایت کی روشن نقاط اجاگر کرتا ہے۔ درود و سلام ہو اس کوثر ولایت پر۔ مختصر یہ کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ایمان اور عمل انسان کو مقامات عالیہ اور مراتب و مدارج رفیعہ کے معراج تک پہنچاتا ہے امام (ع) فرماتے ہیں: «فَوَ اللّٰهُ مَا شِيعَتْنَا اِلَّا مِنْ اَتَقَى اللّٰهَ وَ اطَاعَهُ؛ خدا کی قسم وہ شخص ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے جو متقی و پرہیزگار نہ ہو اور جو خدا کی اطاعت نہ کرتا ہو۔ نیز امام پنجم (ع) نے فرمایا:

لا تنال ولايتنا الا بالعمل و الورع؛

ہماری دوستی اور ولایت تک پہنچنا نیک عملی اور پرہیزگاری کے سوا ممکن نہیں ہے۔

حضرت معصومہ علیہا السلام سے منقول روایتیں

1- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ (ع) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ جَعْفَرِ الصَّادِقِ (ع) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ (ع) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيِّ زَيْنِ الْعَابِدِينَ (ع) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ (ع) عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ (ع) عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ : «أَلَا مَنْ مَاتَ عَلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيداً».

حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام بنت امام جعفر صادق علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام باقر علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام سجاد علیہ السلام سے وہ فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام سے وہ

زینب بنت امیر المؤمنین علیہ السلام وہ فاطمہ الزہراء سلام اللہ علیہا سے نقل فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا : آگاہ ہو جاؤ کہ جو آل محمد کی محبت پر مرے گا وہ شہید مرا ہے۔ ([31])

2- حضرت علی علیہ السلام اور ان کے شیعوں کی قدر و منزلت فاطمہ معصومہ علیہا السلام (اسی مذکورہ سند سے) فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے نقل فرماتی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا : جب شب معراج، میں بہشت میں داخل ہوا تو ایک قصر دیکھا جس کا ایک دروازہ یاقوت اور موتیوں سے آراستہ تھا اس کے دروازے پر ایک پردہ آویزاں تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا:

«لا اله الا الله محمد رسول الله على ولي القوم

=خدا کے علاوہ کوئی لائق پرستش نہیں محمد اللہ کے رسول اور علی لوگوں کے رہبر ہیں»۔ اور اس کے پردے پر لکھا تھا بخ بخ من مثل شيعة علي خوشابحال خاشابحال علی علیہ السلام کے شیعوں جیسا کون ہے؟ میں اس قصر میں داخل ہو وہاں ایک عمارت دیکھی جو عقیق سرخ سے بنی ہوئی تھی اس کا دروازہ چاندی کا تھا جو زبرجد سے مرصع تھا اس در پر بھی ایک پردہ آویزاں تھا میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا:

«محمد رسول الله على وصي المصطفى

= محمد خدا کے رسول اور علی مصطفیٰ کے وصی ہیں»۔ اس کے پردے پر مرقوم تھا:

«بشر بشيعة علي بطيب المولد

= علی شیعوں کو حلال زادہ ہونے کی مبارک باد دیدو»۔

میں داخل ہوا تو وہاں زبرجد سے بنا ہوا ایک محل دیکھا جس سے بہتر میں نے نہیں دیکھا تھا اس محل کا دروازہ سرخ یاقوت کا تھا جو موتیوں سے مزین تھا اس پر ایک پردہ لٹکا تھا میں نے سر اٹھایا تو دیکھا کہ پردے پر لکھا ہے:

«شيعة علي هم الفائزون

= علی کے شیعہ ہی کامیاب ہیں»۔ میں نے جبرئیل سے سوال کیا کہ یہ محل کس کا ہے جبرئیل نے کہا آپ کے چچا زاد بھائی، وصی و جانشین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کا ہے قیامت کے دن سب بجز علی کے شیعوں کے ننگے پاؤں وارد ہونگے۔ [32]

3- من اصعد الى الله خالص عبادته اهبط الله عزوجل اليه افضل مصلحته

حضرت معصومہ (س) روایت کرتی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (ص) نے فرمایا: جو شخص اپنی خالص عبادت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھیجے گا خدا اپنی بہترین مصلحتیں اس کی جانب اتارے گا۔ ([33])

4- عن فاطمة بنت علی بن موسی الرضا حدثتني فاطمة و زينب و ام كلثوم بنات موسى بن جعفر عليه السلام قلن حدثتنا فاطمة بنت جعفر بن محمد الصادق ، حدثتني فاطمة بنت محمد بن علی ، حدثتني فاطمة بنت علی بن الحسين ، حدثتني فاطمة و سكينه ابنتا الحسين بن علی عن ام كلثوم بنت فاطمة بنت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عن فاطمة بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قالت : «انسيتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم يوم غدیر خم : من كنت مولاه فعلى مولاه و قوله صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم : انت منى بمنزلة هارون من موسى».[34]

ترجمہ : فاطمہ بنت امام علی بن موسی الرضا علیہ السلام، امام موسی کاظم علیہ السلام کی بیٹیوں فاطمہ زینب اور ام کلثوم (سلام اللہ علیہن) سے نقل فرماتی ہیں کہ انہوں نے فاطمہ بنت جعفر صادق (ع) سے اور انہوں نے فاطمہ بنت محمد بن علی (ع) سے، انہوں نے فاطمہ بنت علی بن الحسين (ع)، فاطمہ بنت زین العابدین (ع) نے فاطمہ اور سکینہ بنت الحسين (ع) سے انہوں نے ام کلثوم دختر فاطمہ بنت رسول اللہ (ص) سے نقل فرمایا ہے کہ فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم غدیر خم کے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد

” من كنت مولاه فعلى مولاه

(=جس کا میں مولا ہوں پس اس کے علی مولا ہیں)، اور آپ (ص) کا قول

انت منى بمنزلة هارون من موسى

(=اے علی تم کو مجھ سے وہی نسبت ہے کہ جو ہارون کو موسیٰ سے تھی) بھول گئے؟

.....

- [1] - دلائل الامامہ ص / ۳۰۹ -
- [3] - وسیلہ المعصومہ بنقل نزہۃ الابرار -
- [4] - مستدرک سفینۃ البحار ج / ۸ ص / ۲۵۷ -
- [5] - سفینۃ البحار 2/376؛ تاریخ قم 7/ -
- [6] - بحارالانوار ج ۶۰ صفحہ ۲۱۶ -
- [7] - زندگانی حضرت معصومہ / آقائے منصوری : ص / ۱۲، بنقل از ریاض الانساب تالیف ملک الکتاب شیرازی -
- [8] - وسیلۃ المعصومیہ : میرزا ابو طالب بیوک ص / ۶۸، الحیاة السیاسیة للامام الرضا علیہ السلام: جعفر مرتضیٰ عاملی ص / ۴۲۸، قیام سادات علوی : علی اکبر تشید ص / ۱۶۸ -
- [9] - دریائے سخن تالیف سقازادہ تبریزی : ص / ۱۲، بنقل از ودیعہ آل محمد صل اللہ علیہ و آلہ / آقائے انصاری -
- [10] - تاریخ قدیم قم ص / ۲۱۳ -
- [11] - خطبہ حضرت در شام
- [12] - تاریخ قدیم قم ص / ۲۱۴ -
- [13] - سفینۃ البحار ج / ۲، ص / ۳۷۶ -

- [14] - ثواب الأعمال و عيون اخبار الرضا (ع). عوالم العلوم، ج ۲۱، ص ۳۵۳ بحوالہ اسنی المطالب ص ۴۹ تا ص ۵۱.
- [15] - بحار ج ۴۸ صفحہ ۳۰۷.
- [16] - عيون اخبار الرضا (ع).
- [17] - کامل الزيارة
- [18] - زبدة التصانيف، ج ۶، ص ۱۵۹، بحوالہ کریمہ اہل بیت، ص ۳.
- [19] - کامل الزیارات ص ۱۱.
- [20] - بحار الانوار ج ۱۰۱، ص ۴۲.
- [21] - بحار الانوار ج ۱۰۱، ص ۴۳.
- [22] - بحار الانوار ج ۱۰۲، ص ۳۳.
- [23] - بحار الانوار ج ۱۰۲، ص ۲۶۵.
- [24] - بحار الانوار ج ۱۰۲، ص ۲۶۶.
- [25] - ناسخ التواریخ، ج ۳، ص ۶۸، بحوالہ کتاب "کریمہ اہل بیت"، ص ۳۲.
- [26] - مستدرک الوسائل ج ۲، ص ۲۹۸ / ۶
- [27] - مصباح الشریعة باب ۱۰۰
- [28] - کریمہ اہل بیت، ص ۴۳، با تلخیص و تصرف
- [29] - وَمِنْ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا
- = اور رات کے ایک حصے میں نیند سے اٹھیں اور قرآن (اور نماز) پڑھیں۔ یہ آپ کے لئے ایک اضافی فریضہ ہے؛ امید رکھیں کہ خدا آپ کو مقام محمود (قابل ستائش و قابل تعریف مقام) عطا فرما کر محشور و مبعوث کرے۔ (سورہ اسراء آیت 79)
- [30] - خداوند متعال کا ارشاد گرامی ہے :
- يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُّورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورُهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
- = وہ اپنے منہ سے خدا کا نور بجھانا چاہتے ہیں لیکن خداوند متعال اپنا نور مکمل کرنے کے سوا کچھ نہیں چاہتا خواہ کفار اکمال و اتمام نور کو ناپسند ہی کیوں نہ کریں!۔ (سورہ توبہ آیت 32)
- يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُّورَ اللَّهِ بِأَفْوَهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ
- = وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منہ سے خاموش کرنا چاہتے ہیں مگر خداوند اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے خواہ کافرین کے لئے ناپسند ہی کیوں نہ ہو!۔ (سورہ صف آیت 8)
- [31] - آثار الحجۃ محمد رازی ص ۹ ، نقل از اللؤلؤ الثمینہ ص ۲۱۷۔
- [32] - بحار ج ۶۸ ، ص ۷۶ ۔
- [33] - بحار الانوار، ج 70، ص 249. (عَدَّة الدَّاعِي (ص 218) ؛ بحار الانوار (ج 67، ص 249) ؛
- میزان الحکمة (ج 2، ص 882)؛ تفسیر الامام العسکری (ص 327) .
- [34] - الغدير ج ۱ ، ص ۱۹۶ ۔